چوتھا پارلیمانی سال | **دسویں اسمبلی**

بلوچستان صوبائی اسمبلی سیکرٹریٹ۔

بروز جمعرات مورخہ 02 مارچ 2017ء بوقت شام (00: 4) بجے منعقد ہونے والے بلوچستان صوبائی اسمبلی کے اجلاس کی

ترتیب کارروائی۔

1۔ تلاوت قرآن پاک وترجمہ۔

2۔ **وقفہ سوالات**

علیحدہ فہرست میں مندرج سوالات دریافت اور اُن کے جوابات دیئے جائیں گے۔

3۔ **غیر سرکاری کارروائی۔**

I)۔ **مشترکہ قرارداد نمبر 123 منجانب محترمہ حسن بانو رخشانی صاحبہ اور محترمہ کشور احمد جتک صاحبہ، اراکین صوبائی اسمبلی۔**

ہرگاہ کہ بلوچستان سے ہمیشہ سوتیلی ماں جیسا سلوک کیا جاتا رہا ہے جس کی واضح مثال سرکاری طور پر حج کی سعادت حاصل کرنے کے لیئے عازمین حج کے کوٹہ کا کم کیا جانا ہے جس کی وجہ سے صوبہ کے عوام کی اکثریت سرکاری طور پر حج کی سعادت حاصل کرنے سے محروم رہ جاتی ہے جبکہ اس کے برعکس پرائیویٹ ٹور آپریٹرز کے ریٹس بہت زیادہ ہونے کی وجہ سے عام آدمی کی دسترس سے باہر ہوتے ہیں نتیجتاً خواہشمند افراد اس اہم اسلامی رکن فریضہ کی ادائیگی سے محروم رہ جاتے ہیں۔

لہذا یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے رجوع کرے کہ بلوچستان کے عازمین حج کی مشکلات کو مدنظر رکھتے ہوئے سرکاری طور پر عازمین حج کا کوٹہ بڑھانے کے لیئے عملی اقدامات اٹھائے جائیں۔

II)۔ **قرارداد نمبر 124 منجانب عبدالمجید خان اچکزئی صاحب رکن صوبائی اسمبلی۔**

ہرگاہ کہ کوئٹہ شہر کی آبادی اس وقت بیس لاکھ سے تجاوز کر چکی ہے لیکن اس کے باوجود پشتون آباد سیٹلائٹ ٹاؤن ہر کاری قلعہ، غوث آباد ودیگر ملحقہ آبادی کے لیئے تاحال کسی قابل ذکر تعلیمی ادارے کا قیام عمل میں نہیں لایا گیا ہے اب جبکہ پرانی سبزی منڈی سرکی روڈ کے دکانداروں اور ٹرانسپورٹروں کو ہزار گنجی میں متبادل جگہ فراہم کرنے سے سبزی منڈی خالی پڑی ہوئی ہے اور قبضہ مافیا اس اراضی کو قبضہ کرنے کی کوششوں میں مصروف ہیں۔

لہذا یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ پرانی سبزی منڈی کی اراضی جو کیوڈی اے کی ملکیت ہے کو محکمہ تعلیم کے حوالے کرکے ایجوکیشن ویلی کے نام سے منسوب کرکے ایک تعلیمی ادارے کا قیام عمل میں لانے کے ساتھ ساتھ اس کی تعمیر کے لیئے فنڈز کا اجراء بھی کریں۔ تاکہ اتنی بڑی آبادی کے لیئے تعلیمی ادارے کا قیام ممکن ہوسکے۔

III)۔ **قرارداد نمبر 125 منجانب مولانا عبدالواسع صاحب، قائد حزب اختلاف۔**

ہرگاہ کہ سپریم کورٹ آف پاکستان نے اپنے 8 ستمبر 2015 کے فیصلے میں سرکاری دفاتر اور تعلیمی اداروں میں اردو کو بطور سرکاری، دفتری اور تعلیمی زبان کے طور پر رائج کرنے کا حکم دیا تھا لیکن تاحال حکومت کی جانب سے اس سلسلے میں کوئی انتظامی حکم نامہ جاری نہیں کیا گیا ہے۔

لہذا یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ وہ اردو زبان کو بطور سرکاری، دفتری، اور تعلیمی زبان کے طور پر رائج کرنے کے سلسلے میں باقاعدہ ایک انتظامی حکمنامہ جاری کرے تاکہ اردو کو سرکاری زبان کا درجہ مل سکے۔

IV)۔ **قرارداد نمبر 126 منجانب جناب ولیم جان برکت صاحب رکن صوبائی اسمبلی۔**

ہرگاہ کہ آئین پاکستان کے مطابق مذہبی اقلیتوں کیلئے ہر شعبہ میں ملازمتوں کے حصول کیلئے کوئی پابندی عائد نہیں کی گئی ہے۔ اور باقاعدہ طور پر سرکاری ملازمتوں میں 5% کوٹہ بھی مختص کیا گیا ہے مگر عملی طور اس پر کم وبیش عمل کیا جاتا ہے جس کی وجہ سے اقلیتی برادری سے تعلق رکھنے والے نوجوانوں میں احساس محرومی بڑھتا جارہا ہے۔

لہذا یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ وہ سرکاری محکموں میں نئی بھرتیاں کرتے وقت اقلیتی کوٹہ پر سختی سے عملدرآمد کو یقینی بنائے اور ساتھ ہی متعلقہ محکمہ کے سربراہ کو جواب دہ بھی بنائے۔ نیز تمام فنی تعلیمی اداروں میں اقلیتوں کیلئے 5% کوٹہ مختص کرنے کیلئے بھی اقدامات اُٹھائے جائیں۔

کوئٹہ۔
مورخہ 02 مارچ 2017ء

سیکرٹری،
بلوچستان صوبائی اسمبلی